فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۰۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا زنا کا الزام لگانے سے زنا ثابت ہو جاتا ہے؟

جواب: جب تک زنا پر چار معتبر گواہ پیش نہ کر دیے جائیں، یا زانی خود اقرار نہ کر لے، زنا کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

سوال: کیا صرف زانی کے اقرار سے زنا ثابت ہو جاتا ہے؟

جواب: زانی خود اقرار کر لے، تو زنا کی حد شرعی قائم ہو گی، مگر اس صورت میں پوری جانچ کر لینی چاہیے کہ وہ نشے میں تو اقرار نہیں کر رہا یا کسی کے دباؤ میں خود کو مجرم تو نہیں بتلا رہا۔ اگر وہ ہوش وحواس میں زنا کا اقرار کر لے، تو اس پر حد نافذ کر دی جائے۔

❀ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسلم قبیلے کا ایک آدمی (ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، پھر اس نے دوبارہ اعتراف کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑ لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا، حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا آپ دیوانے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے دریافت کیا: کیا آپ شادی شدہ ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں!۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا، تو اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب

پتھروں نے اسے تکلیف پہنچائی، تو وہ بھاگ اٹھا، چنانچہ اسے پکڑ کر رجم کر دیا گیا، حتی کہ وہ مر گیا، نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا، لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔''

(صحيح البخاري : 6820، صحيح مسلم : 16/1691، مختصرًا)

❁ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟''

(صحيح مسلم : 1696)

(سوال): جس نے منکوحہ سے زنا کیا، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): زنا کبیرہ گناہ ہے اور منکوحہ سے زنا اور بھی سنگین جرم ہے۔ شادی شدہ زنا کرے، تو اس کی حد رجم ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ : أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ .

''میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، حالانکہ وہ آپ کا خالق ہے۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ آپ کا مال کھائے گی۔ عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔''

(صحيح البخاري :6001، صحيح مسلم : 86)

❁ سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا زید بن خالد اور سیدنا شبل رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آ کر کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے، اس کا مدمقابل جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا، وہ بھی کھڑا ہو کر کہنے لگا: ٹھیک ہے، آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیجیے اور مجھے (بات کی) اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہیے، اس نے کہا: میرا بیٹا ان کے ہاں ملازم تھا، وہ ان کی بیوی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو گیا، مجھے خبر دی گئی کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے، تو میں نے اس کے فدیے میں ایک سو بکریاں اور ایک غلام دیا ہے، اس کے بعد میں نے علما سے پوچھا، تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور

اس کی عورت پر رجم کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم واپس ہوں گے اور آپ کے بیٹے کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، انیس! آپ اس آدمی کی بیوی کے پاس جائیں، اگر وہ اعتراف کر لے، تو اسے سنگسار کر دیں۔''

(صحيح البخاري : 6827، صحيح مسلم : 1697)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر زیادہ عرصہ گزر جائے، تو کوئی کہنے والا یوں نہ کہنے لگے: ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے، چنانچہ وہ اللہ کے نازل کردہ فریضہ کا انکار کر کے گمراہ ہو جائے، سن لیں! جو بھی شادی شدہ زنا کرے اور اس پر دلیل مل جائے، یا حمل ہو جائے، یا وہ اعتراف کر لے، تو اسے رجم کرنا حق ہے، سن لیں! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ رجم کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 6830، صحيح مسلم :1691)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اسلم قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، پھر اس نے دوبارہ اعتراف کیا، تو آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا، اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے پھر منہ موڑ لیا، حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار بار گواہی دی، تو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا آپ دیوانے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے دریافت کیا: کیا آپ شادی شدہ ہیں؟ اس

نے کہا: جی ہاں!۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم فرمایا، تو اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب پتھروں نے اسے تکلیف پہنچائی، تو وہ بھاگ اٹھا، چنانچہ اسے پکڑ کر رجم کر دیا گیا، حتی کہ وہ مر گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا، لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔''

(صحيح البخاري: 6820، صحيح مسلم: 16/1691، مختصرًا)

(سوال): ایک عورت زنا سے حاملہ ہوگئی، تو اس کی حد کا کیا طریقہ ہے؟

(جواب): جب تک وضع حمل نہیں ہو جاتا، اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟''

(صحيح مسلم : 1696)

سوال: پاک و ہند میں زنا کی حد کیا ہو گی؟

جواب: زنا کی حد جو شریعت نے متعین کی ہے، وہ شادی شدہ کے لیے رجم اور غیر شادی شدہ کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے۔ مسلمان حکمرانوں کو چاہیے کہ حدود اللہ کا نفاذ کریں، ریاست میں امن و سلامتی کا یہی حل ہے۔

سوال: زانی سے زانیہ کا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور : ٢٦)

''خبیث (زانی) مردوں کے لیے خبیث (زانی) عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

سوال: زنا زیادہ قبیح ہے یا سود؟

جواب: دونوں کبیرہ اور مہلک گناہ ہیں، البتہ سود کی قباحت و شناعت نسبتاً زیادہ ہے۔

سوال: جس ریاست میں اسلامی حدود نافذ نہ ہوں، تو کیا وہاں زانی کو چھپ کر قتل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: حدود کا نفاذ اسلامی ریاست کا اختیار ہے، اگر وہ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتی، تو کسی شخص کو کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ قانون کو ہاتھ میں لے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرے گا، تو وہ فساد فی الارض کا مرتکب ہو گا اور اس کی سزا بھی قتل ہے۔

سوال: کتنے گواہ ہوں، تو زنا ثابت ہوتا ہے؟

(جواب): ثبوت زنا کے لیے چار معتبر عینی گواہوں کا ہونا ضروری ہے، اگر ایک بھی گواہ کم ہو، تو زنا کی حد نافذ نہ ہوگی، البتہ تہمت لگانے والوں پر حد قذف میں اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے اور آئندہ ان کی کسی معاملہ میں گواہی معتبر نہ ہوگی۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور: ٤)

''جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔''

(سوال): جس نے اپنی دختر سے زنا کیا، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): اس کی سزا قتل ہے۔

(سوال): بلا نکاح عورت کو رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بلا نکاح عورت سے جنسی تعلقات قائم کرنے والا زانی ہے، اس پر حد زنا نافذ ہوگی۔

(سوال): غیر اسلامی ریاست میں زانی کی سزا کیا ہے؟

(جواب): اس صورت میں زانی پر توبہ ہے۔

(سوال): محرمات ابدیہ سے نکاح کو حلال جاننے والے کی سزا کیا ہے؟

(جواب): جانتے بوجھتے محرمات ابدیہ سے نکاح کو حلال سمجھنے والا کافر اور مرتد ہے،

اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

سوال: زانی سے تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

جواب: زانی سے تعلقات رکھنا مناسب نہیں۔

سوال: ہمشیرہ سے زنا کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہمشیرہ سے زنا کرنے والا زانی ہے اور اس کی سزا قتل ہے۔

سوال: دوسرے کی منکوحہ سے شادی کرنا کیسا ہے؟

جواب: یہ سنگین جرم ہے۔ اگر کوئی جانتے بوجھتے اسے جائز سمجھے، وہ مرتد کافر ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...... وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾(النّساء : ٢٤)

''......اور شادی شدہ عورتیں بھی (تم پر حرام کردی گئی ہیں)۔''

سوال: جو زنا کے لیے معاونت کرے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: زنا پر معاونت گناہ ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدة : 2)

''نیکی اور تقویٰ کے امور پر ایک دوسرے کی معاونت کیا کریں، گناہ اور ظلم کے کام پر کسی کا ہاتھ نہ بٹایا کریں۔''

سوال: کیا مرد و عورت کا ایک بستر پر سونا ثبوت زنا کے لیے کافی ہے؟

جواب: ایک بستر میں سونا ثبوت زنا کے لیے کافی نہیں۔ جب تک کسی کو واضح طور

پر زنا کرتا نہ دیکھا جائے، زنا ثابت نہیں ہوتا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام طریقے سے ہم بستری کی ہے، آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے، پھر پانچویں دفعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا آپ نے اس سے صحبت کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: حتی کہ تیری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی، جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: معلوم ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں اس کے پاس حرام طریقے سے آیا ہوں، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس حلال طریقے سے آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس قول (اقرار) سے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو صحابہ کو سنا، جن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا، اس (ماعز) کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ستر پوشی کی تھی، لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا حتی کہ کتے کی طرح سنگسار کیا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلے حتی کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے، جس کی ٹانگ اٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ ان دونوں

نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ آپ کو معاف فرمائے، اسے کون کھاتا ہے؟ فرمایا: تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کی جو ہتک آمیزی کی ہے، وہ اس (مردار) کے کھانے سے بھی شدید تر ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب بھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔''

(مصنّف عبدالرزاق : 13340، سنن أبي داوٗد : 4428، السّنن الکبرٰی للنّسائي : 7163، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۳۹۹) اور علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (نخب الافکار : ۱۵/ ۴۶۷) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

سوال: کیا دو مردوں کی گواہی سے زنا ثابت ہوتا ہے؟

جواب: دو مردوں کی گواہی سے زنا ثابت نہیں ہوتا، جب تک چار معتبر عینی گواہ نہ ہوں، حد زنا قائم نہیں ہوتی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(النّور : ٤)

''جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر چار گواہ بھی نہیں لے کر آتے، تو انہیں اَسی کوڑے (حد قذف میں) لگاؤ اور آئندہ ان کی گواہی بھی قبول نہ کرو، یہ فاسق لوگ ہیں۔''

سوال: نابالغہ سے زبردستی زنا کیا، تو کیا سزا ہے؟

(جواب): جس نے نابالغہ سے زبردستی زنا کیا، اس کی سزا بھی قتل ہے، البتہ نابالغہ پر کوئی حد نہیں ہے۔

(سوال): جس نے سالی سے زنا کیا، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جس نے سالی سے زنا کیا، اس پر حد رجم قائم ہوگی، جو ریاست کا کام ہے۔

(سوال): اگر زانی تائب ہو جائے، تو اس کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کیا جائے؟

(جواب): زانی تائب ہو جائے، تو اسے دوبارہ زنا پر ملامت نہیں کرنا چاہیے، اس سے اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، البتہ اس پر حد زنا قائم کی جائے، جو اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟''

(صحیح مسلم: 1696)

(سوال): اگر لوگ سنی سنائی گواہی دیں، تو کیا زنا ثابت ہوتا ہے؟

(جواب): جب تک چار معتبر لوگ زنا کے عینی شاہد نہ ہوں، زنا ثابت نہیں ہوتا، جو لوگ سنی سنائی باتوں کی گواہی دیں، تو ان پر حد قذف قائم ہوگی۔

(سوال): بیوی کے مرنے کے بعد ساس سے زنا کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ساس سے زنا حرام ہے، ایسے زانی کی سزا قتل ہے۔

(سوال): جس نے زنا کر کے توبہ کر لی، تو کیا اس پر حد قائم ہوگی؟

(جواب): جس ریاست میں اسلامی حدود نافذ ہوں، وہاں صرف توبہ سے زنا کا جرم ختم نہیں ہوگا، حد زنا ضروری ہے۔

(سوال): زنا بالجبر کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جس نے جبری زنا کیا، وہ زانی ہے، اس کی سزا قتل ہے، البتہ جس کو زنا پر مجبور کیا گیا ہو، اس پر حد نافذ نہ ہوگی۔

(سوال): کیا غلاموں پر حدود قائم ہوں گی؟

(جواب): جی ہاں۔

❁ ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''لوگو! اپنے غلاموں پر حدود قائم کریں، خواہ وہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کر لیا، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کوڑے لگاؤں، میں اس کے پاس (کوڑے لگانے) آیا تو اس نے کچھ ہی دیر پہلے بچے کو جنم دیا تھا، میں ڈر گیا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے

تو یہ مر جائے گی، چنانچہ میں نبی کریم ﷺ سے ملا اور آپ کے سامنے یہ بات بیان کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک کیا۔''

(صحیح مسلم : 1705)

سوال: کیا دخول نہ ہونے کی صورت میں زنا ثابت ہوتا ہے؟

جواب: دخول نہ ہونے کی صورت میں حد زنا ثابت نہ ہوگی، البتہ قاضی تعزیری سزا دے سکتا ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت سے حرام طریقے سے ہم بستری کی ہے، آپ ہر مرتبہ اس سے چہرہ موڑ لیتے، پھر پانچویں دفعہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا آپ نے اس سے صحبت کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: حتی کہ تیری شرمگاہ اس کی شرمگاہ میں یوں داخل ہوگئی، جس طرح سلائی سرمہ دانی میں اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: معلوم ہے کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں اس کے پاس حرام طریقے سے آیا ہوں، جس طرح آدمی اپنی بیوی کے پاس حلال طریقے سے آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس قول (اقرار) سے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے دو صحابہ کو سنا، جن میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا، اس (ماعز) کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ستر

پوشی کی تھی، لیکن اس کے نفس نے اسے نہیں چھوڑا حتی کہ کتے کی طرح سنگسار کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلے حتی کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے، جس کی ٹانگ اٹھی ہوئی تھی، آپ نے فرمایا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: نیچے اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ ان دونوں نے کہا: اللہ کے نبی! اللہ آپ کو معاف فرمائے، اسے کون کھاتا ہے؟ فرمایا: تم نے ابھی ابھی اپنے بھائی کی جو ہتک آمیزی کی ہے، وہ اس (مردار) کے کھانے سے بھی شدید تر ہے، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اب بھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔''

(مصنّف عبدالرزاق : 13340، سنن أبي داوٗد : 4428، السّنن الکبرٰی للنّسائي : 7163، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: اگر کوئی مرد کسی عورت سے زنا کر کے اسے قتل کر دے، تو اس کی سزا کیا ہے؟

جواب: اسے سر عام قتل کر دیا جائے۔

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (النّور : ۲)

''زانی اور زانیہ پر حد نافذ کرتے وقت وہاں مومنوں کا ایک مجمع ہونا چاہیے۔''

سوال: زانیہ بیوی کو قتل کر دینا کیسا ہے؟

جواب: زانیہ پر حد زنا نافذ کرنا اسلامی ریاست کا فریضہ ہے، کسی شخص کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں، اگر کوئی شوہر غیرت میں آ کر زانیہ بیوی کو قتل کر دے، تو اس کی سزا

بھی قتل ہے۔

(سوال): کسی کی بیوی سے زنا کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جرم عظیم ہے، اس کی سزا بھی قتل ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ : أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ .

''میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، حالانکہ وہ آپ کا خالق ہے۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اولاد کو اس خوف سے قتل کرنا کہ وہ آپ کا مال کھائے گا۔ عرض کیا: پھر کونسا؟ فرمایا: پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔''

(صحيح البخاري: 6001، صحيح مسلم: 86)

(سوال): جو اپنے زانی باپ کو قتل کردے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): زانی پر حد قائم کرنا ریاست اسلامیہ کا فریضہ ہے، ہر ایک کو قانون سے کھیلنے کی اجازت نہیں، جو اپنے زانی باپ کو قتل کردے، اس کی سزا بھی قتل ہے، کیونکہ وہ فساد فی الارض کا مرتکب ہوا ہے۔

(سوال): زانیہ سے بچہ ہوا، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا ہو، البتہ زانی اور زانیہ کو پتھروں سے رجم کیا جائے گا، جو کہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''عتبہ بن ابی وقاص (کافر) نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفے سے ہے، آپ اس کو اپنی نگہداشت میں لے لینا، فتح مکہ کے سال سعد رضی اللہ عنہ نے وہ بچہ اٹھا لیا اور دعوی کیا کہ یہ بچہ میرے بھائی عتبہ کا ہے، عبد بن زمعہ نے احتجاج کیا کہ یہ بچہ تو میرے باپ زمعہ کی لونڈی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرے باپ کی اولاد ہے۔ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہوا، سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے، اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ اسے اپنی پرورش میں لے لوں، عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے اور اس نے میرے باپ کے بستر پر جنم لیا ہے۔ لہٰذا یہ میرے باپ زمعہ ہی کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے پاس رہے گا، پھر فرمایا: بچہ اس کا ہوگا، جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی رجم ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ کے ساتھ ہے، اس لئے ام المومنین، سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں اور اس لڑکے کی بہن بنتی تھیں، کو حکم دیا کہ اس لڑکے سے پردہ کریں، لہٰذا وہ لڑکا تا وقت وفات سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ نہیں سکا۔''

(صحيح البخاري: 2053، صحيح مسلم: 1457)

ذرا غور فرمائیں کہ اس مشابہت کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نومولود کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا، حالانکہ اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ تھی، مقصود یہ قاعدہ سمجھانا تھا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے، جس کے بستر پر پیدا ہو، البتہ زانی کو کوڑے ضرور لگیں گے۔

سوال: کیا زنا کا کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

جواب: زنا پر توبہ اور حد ہے، اس پر کوئی کفارہ شریعت میں بیان نہیں ہوا۔

سوال: کیا زانی پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: زنا کبیرہ گناہ ہے، اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ کبائر کے مرتکب مسلمانوں پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی، انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، لہٰذا مسلمان زانی کا جنازہ پڑھا جائے گا۔

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جہینہ قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور کہنے لگی: میں حاملہ ہو چکی ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، جب بچہ پیدا ہو جائے، تو مجھے بتانا۔ چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس (عورت) کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیے گئے، پھر آپ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا، پھر اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا؟ فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے، تو انہیں بھی کافی ہو جائے، کیا آپ نے اس سے بہتر توبہ کبھی پائی ہے کہ اس نے اللہ کی خاطر اپنی جان ہی قربان کر دی ہے؟''

(صحیح مسلم: 1696)

سوال: اگر کوئی شوہر بیوی کو زنا کرتا دیکھے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جو اپنی بیوی کو زنا کرتا دیکھے، اس کے پاس چار گواہ نہ ہوں اور وہ بیوی کے ساتھ نہ رہنا چاہے، تو وہ لعان کے ذریعے بیوی سے جدا ہو جائے۔

❁ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں مجھ سے دو لعان کرنے والوں (خاوند، بیوی) کے متعلق پوچھا گیا: کیا ان کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی؟ مجھے علم نہیں تھا کہ میں کیا جواب دوں، چنانچہ میں اپنے گھر سے اٹھا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر چلا گیا، میں نے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! کیا دو لعان کرنے والوں (خاوند بیوی) کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! جی ہاں! سب سے پہلے اس بارے میں فلاں بن فلاں نے پوچھا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کو بدکاری کرتے ہوئے دیکھ لے (تو کیا کرے)؟ اگر بات کرتا ہے، تو بہت بڑی بات ہے، اگر چپ کرتا ہے، تو پھر بھی ایسے ہی ہے۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، اگلے دن وہ آدمی آ کر کہنے لگا: جو بات میں نے آپ سے پوچھی تھی، میں اس میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیت اتاری: ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ...... وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور : 6-9) (جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں......الخ) آپ نے (لعان) مرد سے شروع کیا اسے وعظ و نصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (مرد) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے!

میں نے جھوٹ نہیں کہا۔ پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے، اسے وعظ ونصیحت کی اور بتایا کہ دنیا کی سزا آخرت کے مقابلے میں ہلکی ہے۔ اس (عورت) نے کہا: اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! یہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ مرد سے شروع ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ سچا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ جھوٹا ہے، تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس نے اللہ کے نام کی چار گواہیاں دیں کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں گواہی یہ دی کہ اگر وہ سچا ہے، تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ پھر آپ نے ان کو الگ الگ کر دیا۔''

(صحیح مسلم : 1493، المنتقی لابن الجارود : 753)

سوال: کسی پر زنا کا شک کرنا کیسا ہے؟

جواب: بدگمانی بری چیز ہے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ کسی پر بغیر ثبوت زنا کا شک کرنا درست نہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾

(الحجرات : ۱۲)

''اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے مجتنب رہیں کہ بعض گمان کبیرہ گناہ ہوتے ہیں۔''

سوال: ایک شخص نے دوسرے کی چیز چرا کر تیسرے کو دے دی، جس سے وہ چیز ضائع ہوگئی، تو وہ چیز کس سے وصول کی جائے گی؟

جواب: اس چیز کا مطالبہ چور سے کیا جائے گا اور چور اس سے مطالبہ کرے گا، جس

کے پاس چیز ضائع ہوئی ہے۔

سوال: حکومتی جنگلات سے لکڑی چرانا کیسا ہے؟

جواب: جو جنگلات ریاست کی ملکیت ہوں، ان سے لکڑی چرانا جرم ہے۔ اس پر چوری کی حد قائم ہوگی۔

سوال: کیا باغ کا نگران مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرسکتا ہے؟

جواب: وہ بغیر اجازت کے تصرف نہیں کرسکتا۔

سوال: کیا چور کی سزا ہاتھ کاٹنے کے بجائے جیل میں قید کرنا ہوسکتی ہے؟

جواب: اسلام میں چور کی حد ہاتھ کاٹنا متعین ہے، کسی ریاست کے لیے جائز نہیں کہ اس حد کو ختم کر کے کوئی دوسری سزا مقرر کرے۔

سوال: قبروں سے چادریں چرانا کیسا ہے؟

جواب: قطع نظر اس کے کہ قبروں پر چادریں ڈالنا کیسا عمل ہے، مگر قبروں سے چادریں اٹھانا مناسب نہیں۔

سوال: اگر چور چوری کا اقرار کرلے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: چور کے اقرار سے اس پر چوری کی حد نافذ ہوگی۔

سوال: غلاف قبر کو چوری کر کے استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مناسب نہیں۔

سوال: چوری کے روپے سے کاروبار کیا، بعد میں توبہ کرلی، تو مالک کو چوری کردہ روپے لوٹانے چاہیے یا کاروبار سے ہونے والا نفع بھی؟

جواب: یہ توبہ واستغفار کرے اور جتنا روپیہ چوری کیا تھا، اسے مالک کو لوٹادے۔